صحیح بخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال قال رسول الله ﷺ إنما الأعمال بالنيات

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

صحیح بخاری

جلد ششم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داود راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ

حضرت العلام مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی ۔ ۱۱۰۰۰۶

۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوڑی تالاب، وارانسی

۳۔ مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔ حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور ۔ ۵۶۰۰۵۱

۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئو ناتھ بھنجن، یوپی

اللهِ لَوَّوْا رُؤُسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ﴾
حَرَّكُوا اسْتَهْزَؤُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُقْرَأُ بِالتَّخْفِيفِ مِنْ لَوَيْتُ.

آؤ اللہ کے رسول ﷺ تمہارے لئے استغفار فرماویں تو وہ اپنا سر پھیر لیتے ہیں اور آپ انہیں دیکھیں گے کہ تکبیر کرتے ہوئے وہ کس قدر بے رخی برت رہے ہیں۔" لووا کا معنی یہ ہے کہ اپنے سر ہنسی ٹھٹھے کی راہ سے ہلانے لگے۔ بعضوں نے لووا بر تخفیف واؤ لویت سے پڑھا ہے یعنی سر پھیر لیا۔

٤٩٠٤- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنَ سَلُولٍ يَقُولُ : لاَ تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى يَنْفَضُّوا، وَلَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ. فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي فَذَكَرَ عَمِّي لِلنَّبِيِّ ﷺ وَصَدَّقَهُمْ، فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ، فَجَلَسْتُ فِي بَيْتِي وَقَالَ عَمِّي : مَا أَرَدْتَ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَقَتَكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللهِ﴾، وَأَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَأَهَا وَقَالَ : ((إِنَّ اللهَ قَدْ صَدَّقَكَ)).
[راجع: ٤٩٠٠]

(۴۹۰۴) ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا' ان سے اسرائیل نے بیان کیا' ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا میں نے عبداللہ بن ابی ابن سلول کو کہتے سنا کہ "جو لوگ رسول (ﷺ) کے پاس ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کرو تاکہ وہ منتشر ہو جائیں اور اگر اب ہم مدینہ واپس لوٹیں گے تو ہم میں سے جو عزت والے ہیں ان ذلیلوں کو نکال باہر کر دیں گے۔" میں نے اس کا ذکر اپنے چچا سے کیا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا جب آنحضرت ﷺ نے ان ہی کی تصدیق کر دی تو مجھے اس کا اتنا افسوس ہوا کہ پہلے کبھی کسی بات پر نہ ہوا ہو گا' میں غم سے اپنے گھر میں بیٹھ گیا۔ میرے چچا نے کہا کہ تمہارا کیا ایسا خیال تھا کہ آنحضرت ﷺ نے تمہیں جھٹلایا اور تم پر خفا ہوئے ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اذا جاءک المنافقون.....الآیة جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ آپ بیشک اللہ کے رسولؐ ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے مجھے بلوا کر اس آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق نازل کر دی ہے۔

تشریح آنحضرت ﷺ غیب داں نہیں تھے' دلوں کا حال صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ عبداللہ بن ابی نے قسمیں کھا کھا کر اپنی برأت ظاہر کی۔ آنحضرت ﷺ نے اس کی باتوں کا یقین کر لیا بعد میں وحی الٰہی نے عبداللہ بن ابی کا جھوٹ ظاہر فرمایا اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے بیان کی تصدیق فرمائی جس سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا دل مطمئن ہو گیا اور منافقین کا سورۂ منافقین میں سارا پول کھول دیا گیا۔

٥- باب قَوْلِهِ :

﴿سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ اسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ إِنَّ اللهَ لاَ

باب آیت ﴿سواء علیهم استغفرت لهم ام لم تستغفر لهم لن یغفر الله لهم......الایة﴾ کی تفسیر

یعنی "ان کے لئے برابر ہے خواہ آپ ان کے لئے استغفار کریں یا نہ

يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ﴾.

کریں اللہ تعالیٰ انہیں کسی حال میں نہیں بخشے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا"

٤٩٠٥- حدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فِي جَيْشٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ المهاجرين رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ، فقالَ الأنصاري: يا للأنصار، وقال الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ. فَسَمِعَ ذَاكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَا بَالُ دَعْوَى جَاهِلِيَّةٍ)). قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ، كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ : ((دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ)). فَسَمِعَ بِذَلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ فَقَالَ : فَعَلُوهَا أَمَا وَاللهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ: فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعْهُ لاَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ)). وَكَانَتِ الأَنْصَارُ أَكْثَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ثُمَّ إِنَّ الْمُهَاجِرِينَ كَثُرُوا بَعْدُ، قَالَ سُفْيَانُ: فَحَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرًا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٥١٨]

(۴۹۰۵) ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا اور انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا' انہوں نے بیان کیا کہ ہم ایک غزوہ (تبوک) میں تھے۔ سفیان نے ایک مرتبہ (بجائے غزوہ کے) "جیش" (لشکر) کا لفظ کہا۔ مہاجرین میں سے ایک آدمی نے انصار کے ایک آدمی کو لات مار دی۔ انصاری نے کہا کہ یاللانصار یعنی اے انصاریو! دوڑو اور مہاجر نے کہا یا للمهاجرین یعنی اے مہاجرین! دوڑو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے بھی اسے سنا اور فرمایا کیا قصہ ہے؟ یہ جاہلیت کی پکار کیسی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یا رسول اللہ! ایک مہاجر نے ایک انصاری کو لات سے مار دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس طرح جاہلیت کی پکار کو چھوڑ دو کہ یہ نہایت ناپاک باتیں ہیں۔ عبداللہ بن ابی نے بھی یہ بات سنی تو کہا اچھا اب یہاں تک نوبت پہنچ گئی۔ خدا کی قسم! جب ہم مدینہ لوٹیں گے تو ہم سے عزت والا ذلیلوں کو نکال کر باہر کر دے گا۔ اس کی خبر آنحضور ﷺ کو پہنچ گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کو ختم کر دوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کو قتل کرا دیتے ہیں۔ جب مہاجرین مدینۃ المنورہ میں آئے تو انصار کی تعداد سے ان کی تعداد کم تھی۔ لیکن بعد میں ان مہاجرین کی تعداد زیادہ ہو گئی تھی۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے یاد کی' عمرو نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔

٦- باب قَوْلُهُ : ﴿هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لاَ تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتَّى

باب آیت ﴿ هم الذین یقولون لا تنفقوا الایة ﴾ کی تفسیر

یعنی "یہی لوگ تو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہیں

يَنفَضُّوا﴾ يَتَفَرَّقُوا ﴿وَ لله خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لاَ يَفْقَهُونَ﴾

رہے ہیں' ان پر خرچ مت کرو۔ یہاں تک کہ (بھوکے رہ کر) وہ آپ ہی خود تتر بتر ہو جائیں حالانکہ اللہ ہی کے قبضے میں آسمان اور زمین کے خزانے ہیں لیکن منافقین یہ نہیں سمجھتے۔"

تشریح عبداللہ بن ابی منافق کا قول دوسری روایت میں یوں ہے کہ ہم ہی نے تو ان کو یہاں بلایا اور اپنے ملک میں ان کو جگہ دی اب وہ ہم پر ہی حکومت کرنا چاہتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ اس نے یوں کہا ہماری اور ان قریش کے لوگوں کی یہ مثال ہے جیسے کسی شخص نے کہا کتے کو کھلاؤ پلاؤ موٹا کرو وہ اخیر میں تجھ ہی کو کھا جائے گا۔ پھر اپنے لوگوں کے پاس آیا کہنے لگا دیکھو تم نے ان لوگوں کو اپنے ملک میں اتارا' اپنے مال اور جائیداد میں ان کو شریک کر لیا یہ اسی کا بدلہ ہے "خود کردہ راچہ علاج" اگر تم ان لوگوں سے اچھا سلوک نہ کرتے' ان کو اپنے گھروں میں نہ اتارتے تو یہ اور کہیں چلے جاتے تم بچے رہتے (وحیدی)

گویا منافقین مدینہ مہاجرین کو غیر ملکی تصور کر کے ان کو ملک بدر کرنا چاہتے تھے۔ آج کل بھی یہی حال ہے کہ کفار و مشرکین بہت سے مقامات پر مسلمانوں کو غیر ملکی ہونے کا طعنہ دیتے اور ان کو نکل جانے کے لئے کہتے رہتے ہیں مگر جس طرح منافقین مدینہ اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکے اس طرح آج کل کے دشمنان اسلام بھی اپنے ناپاک ارادوں میں ناکام ہی رہیں گے مسلمانوں کا عقیدہ تو یہ ہے کہ ؂

ہر ملک ملک ما است کہ ملک خدائے ما است

٤٩٠٦- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْفَضْلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: عَلَى مَنْ أُصِيبَ بِالْحَرَّةِ، فَكَتَبَ إِلَيَّ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ، وَبَلَغَهُ شِدَّةُ حُزْنِي يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَلأَبْنَاءِ الأَنْصَارِ))، وَشَكَّ ابْنُ الْفَضْلِ فِي أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الأَنْصَارِ فَسَأَلَ أَنَسًا بَعْضُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَقَالَ : هُوَ الَّذِي يَقُولُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هَذَا الَّذِي أَوْفَى اللهُ لَهُ بِأُذُنِهِ)).

(۴۹۰۶) ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ مجھ سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے بیان کیا' ان سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبداللہ بن فضل نے بیان کیا اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کا بیان نقل کیا کہ مقام حرہ میں جو لوگ شہید کر دیئے گئے تھے ان پر مجھے بڑا رنج ہوا۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو میرے غم کی اطلاع پہنچی تو انہوں نے مجھے لکھا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپؐ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما اور ان کے بیٹوں کی بھی مغفرت فرما۔ حضرت عبداللہ بن فضل کو اس میں شک تھا کہ آپ نے انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کا بھی ذکر کیا تھا یا نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان کی مجلس کے حاضرین میں سے کسی نے سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما ہی وہ ہیں جن کے سننے کی اللہ تعالیٰ نے تصدیق کی تھی۔

تشریح حرہ مدینہ کا ایک میدان ہے' ۶۳ھ میں جہاں پر یزیدیوں نے پڑاؤ کیا جب کہ مدینہ منورہ کے لوگوں نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا تھا۔ اس نے ایک فوج بھیجی جس نے مدینہ منورہ پہنچ کر وہاں قتل عام کیا۔ انصار کی ایک بہت بڑی تعداد اس حادثہ

میں شہید ہو گئی تھی۔ حضرت انس بڑھ ان دنوں بصرہ میں تھے جب ان کو اس کی خبر ملی تو بہت رنجیدہ ہوئے۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی تصدیق سے مراد یہی ہے کہ اللہ پاک نے منافقوں کے خلاف بیان دینے میں ان کی تصدیق کے لئے سورۂ منافقون نازل فرمائی تھی۔

۷- باب قوله:

﴿يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾

باب آیت ﴿يقولون لئن رجعنا الى المدينة......الاية﴾

کی تفسیر "(منافقوں نے کہا کہ) اگر ہم اب مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلیلوں کو نکال کر باہر کر دے گا۔ حالانکہ عزت تو بس اللہ ہی کے لئے اور اس کے پیغمبرؐ کے لئے اور ایمان والوں کے لئے ہے البتہ منافقین علم نہیں رکھتے۔"

تشریح حضرت انس بن مالک بڑھ کی کنیت ابو حمزہ ہے' قبیلہ خزرج سے ہیں' ان کو رسول اللہ ﷺ کا خادم خاص ہونے کا شرف حاصل ہے ان کی ماں کا نام ام سلیم بنت ملحان ہے۔ جب رسول کریم ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے' اس وقت ان کی عمر دس سال کی تھی ان کو آنحضرت ﷺ کی خدمت کرنے کا شرف متواتر دس سال تک حاصل ہوا۔ حضرت عمر فاروق بڑھ نے اپنے دور خلافت میں ان کو بصرہ میں مبلغ کے طور پر مقرر فرمایا تھا۔ بصرہ ہی میں ان کا انتقال ۹۱ھ میں ہوا اور بصرہ میں یہ آخری صحابی تھے ایک سو تین سال کی عمر پائی۔ انتقال کے وقت ان کے اٹھتر (۷۸) بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ حدیث نبوی کے خاص روایت کرنے والوں میں سے ہیں اور ان کے شاگردوں کی تعداد بھی کثیر ہے۔

وفات نبوی کے وقت پورے قرآن کے حافظ سب اختلافات قرأت کے ساتھ حضرت ابو درداء بڑھ تھے جن کا نام عویمر بن عامر انصاری خزرجی مشہور ہے' درداء ان کی بیٹی کا نام ہے۔ تھوڑی تاخیر سے اسلام لائے مگر مسلمان ہونے کے بعد بڑے خلوص کا ثبوت دیا اور اسلام کے بڑے فقیہ' عالم اور حکیم ثابت ہوئے۔ شام میں سکونت کی اور دمشق میں ۳۲ھ میں فوت ہوئے۔ بہت لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

نمبر دوم پر حافظ قرآن معاذ بڑھ ہیں جو انصاری خزرجی ہیں' کنیت ابو عبداللہ ہے' یہ ان ستر صحابیوں میں شامل تھے جنہوں نے عقبہ ثانیہ (دوسری گھاٹی) میں رسول کریم ﷺ سے اسلام پر بیعت کی تھی۔ جنگ بدر اور بعد کی سب لڑائیوں میں شریک رہے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو بہت سی وصیتوں کے ساتھ یمن کی طرف قاضی اور مبلغ بنا کر بھیجا تھا۔ حضرت ابو عبیدہ ابن جراح بڑھ کی وفات کے بعد حضرت عمر بڑھ نے ان کو شام کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ اڑتیس سال کی عمر میں عمواس کے طاعون میں ۱۸ھ میں انتقال ہوا بڑھ۔

تیسرے حافظ قرآن حضرت زید بن ثابت بڑھ تھے' یہ بھی انصاری ہیں۔ جب رسول کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ان کی عمر گیارہ سال کی تھی۔ لکھنا پڑھنا جانتے تھے لہذا آنحضرت ﷺ نے ان کو کاتب قرآن پاک مقرر فرمایا۔ حضرت ابو بکر صدیق بڑھ کے زمانے میں قرآن شریف جمع کرنے کی خدمت ان کو سونپی گئی' جسے انہوں نے بحسن و خوبی انجام دیا اور حضرت عثمان غنی بڑھ کے زمانہ میں بھی مصحف عثمانی کی ترتیب میں ان کا بڑا حصہ تھا جو حضرت ابوبکر صدیق بڑھ ہی کے عہد کے جمع کردہ نسخہ کی نقل تھی۔ چھپن سال کی عمر پا کر مدینہ ہی میں ۴۵ھ میں وفات پائی بڑھ۔

چوتھے صحابی حافظ قرآن ابو زید بڑھ ہیں ان کو بھی یہ سعادت حاصل ہے کہ انہوں نے عہد نبوی ہی میں سارے قرآن پاک کو حفظ کیا تھا' یہ بھی انصاری ہیں۔ حضرت انس بن مالک بڑھ ان کے بھتیجے تھے وہی ان کے وارث ہوئے کیونکہ ان کو کوئی اولاد نہ تھی۔ جمع قرآن بعہد نبوی کی سعادت ان ہی چار بزرگوں پر منحصر نہیں ہے بلکہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت سالم مولی ابی حذیفہ اور

حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما وغیرہ بھی قرآن پاک کے بڑے عالم فاضل بزرگ ترین صحابہ ہیں۔ ایسے ہی حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو بھی قرآن پاک کی خدمت میں مقام خاص حاصل ہے۔ ان حضرات کے بعد علماء اسلام نے قرآن پاک کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ اس قدر بے نظیر ہیں جن کی مثالیں مذاہب عالم میں ملنی محال ہیں۔ ان ہی خدمات کا نتیجہ ہے کہ قرآن مجید آج پورے چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود آج بھی حرف بحرف محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔

روز قیامت ہر کسے حاضر شود با نامہ　　　من نیز حاضر می شوم تفسیر قرآن در بغل

(راز)

یہ روایت حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، یہ بھی انصاری صحابی ہیں، یہ اپنے والد کے ساتھ عقبہ ثانیہ میں اسلام لائے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہا محبت تھی۔ غزوہ خندق کے موقع پر تمام لشکر ہی بے آب و دانہ خندق کے کھودنے میں مشغول تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بھی خندق کھود رہے تھے۔ اسی اثناء میں سرور اسلام صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ میں کدال لئے ہوئے ایک سخت پتھر کے توڑنے میں محو ہیں۔ شکم مبارک سے چادر ہٹی ہوئی تھی تو دیکھا کہ آپ کے مبارک شکم پر تین پتھر بندھے ہوئے ہیں۔ یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر گھر پہنچے اور بیوی سے کہا کہ آج ایسی بات دیکھی جس پر صبر نہیں ہو سکتا۔ کچھ ہو تو پکاؤ اور خود ایک بکری کا بچہ ذبح کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے یہاں چل کے جو کچھ موجود ہے تناول فرمایئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تین روز سے فاقہ تھا دعوت قبول فرمائی اور عام منادی کرا دی کہ جابر رضی اللہ عنہ نے سب لوگوں کی دعوت کی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے انتظام آپ کے اور دو تین آدمیوں کے لئے کیا تھا اس لئے نہایت تنگ دل ہوئے مگر ادب سے خاموش رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام مجمع کو لے کر ان کے مکان پر تشریف لے گئے۔ خود بھی کھانا نوش فرمایا اور لوگوں نے بھی کھایا پھر بھی بچ رہا۔ آپ نے ان کی بیوی سے فرمایا کہ یہ تم کھاؤ اور لوگوں کے یہاں بھیجو کیونکہ لوگ بھوک میں مبتلا ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نہایت سادہ مزاج تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک گروہ مکان پر ملنے آیا۔ اندر سے روٹی اور سرکہ لائے اور کہا بسم اللہ اس کو نوش فرمایئے کیونکہ سرکہ کی بڑی فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔

٤٩٠٧- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: يَا لَلأَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَسَمَّعَهَا اللهُ رَسُولَهُ ﷺ قَالَ: ((مَا هَذَا؟)). فَقَالُوا: كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: يَا لَلأَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعُوهَا

(۴۹۰۷) ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے یاد کی، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ہم ایک غزوہ میں تھے، اچانک مہاجرین کے ایک آدمی نے انصاری کے ایک آدمی کو مار دیا۔ انصار نے کہا اے انصاریو! دوڑو اور مہاجر نے کہا اے مہاجرین! دوڑو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سنایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مار دیا ہے۔ اس پر انصاری نے کہا کہ اے انصاریو! دوڑو اور مہاجر نے کہا کہ اے مہاجرین! دوڑو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح پکارنا چھوڑ دو کہ یہ نہایت ناپاک باتیں ہیں۔

فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ)). قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَتِ الأَنْصَارُ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ أَكْثَرَ ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُونَ بَعْدُ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَوَ قَدْ فَعَلُوا وَاللهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعْهُ لاَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ)).[راجع: ٣٥١٨]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو شروع میں انصار کی تعداد زیادہ تھی لیکن بعد میں مہاجرین زیادہ ہو گئے تھے۔ عبداللہ بن ابی نے کہا اچھا اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے' اللہ کی قسم مدینہ واپس ہو کر عزت والے ذلیلوں کو باہر نکال دیں گے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ! اجازت ہو تو اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ورنہ لوگ یوں کہیں گے محمد(ﷺ) اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرانے لگے ہیں۔

[٦٤] سورة ﴿التغابن﴾

سورۃ التغابن کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقَالَ عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ ﴿وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللهِ يَهْدِ قَلْبَهُ﴾ هُوَ الَّذِي إِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ رَضِيَ بِهَا وَعَرَفَ أَنَّهَا مِنَ اللهِ.

علقمہ نے عبداللہ سے یہ نقل کیا کہ آیت ومن یومن باللہ اور جو کوئی اللہ پر ایمان لاتا ہے اللہ اس کے دل کو نور ہدایت سے روشن کر دیتا ہے' سے مراد وہ شخص ہے کہ اگر اس پر کوئی مصیبت آ پڑے تو اس پر بھی وہ راضی رہتا ہے بلکہ سمجھتا ہے کہ یہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

یہ سورت مدنی ہے اس میں ۱۸ آیات اور دو رکوع ہیں۔

[٦٥] سُورَةُ ﴿الطَّلاَقِ﴾

سورۃ الطلاق کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: وَبَالَ أَمْرِهَا جَزَاءَ أَمْرِهَا

مجاہد نے کہا کہ وبال امرھا ای جزاء امرھا یعنی اس کے گناہ کا وبال جو سزا کی شکل میں ہے اسے بھگتنا ہو گا' وہ مراد ہے۔

یہ سورت مدنی ہے اس میں ۱۲ آیات اور دو رکوع ہیں)

٤٩٠٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهْيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللهِ

(۴۹۰۸) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے عقیل نے بیان کیا' ان سے ابن شہاب نے بیان کیا' کہا مجھ کو سالم نے خبر دی اور انہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ انہوں نے اپنی بیوی آمنہ بنت غفار کو جبکہ وہ حائضہ تھیں طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے